# دارالعلوم حقانیہ کا ایک قابل فخر فرزند

## مجاہد ختم نبوت ، شہید اسلام

# مولانا شمس الدین شہیدؒ

مولانا شہیدؒ کے عم زاد بھائی
سید محمد داؤد شاہ
متعلم دارالعلوم حقانیہ
کے قلم سے

پیدائش | ۱۹۴۵ء کو مخز نوجوانان مجاہد ختم نبوت کے والد محترم حضرت مولانا الحاج سید محمد زاہد صاحب مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے فرزند سے نوازا جسکی شہادت پر آج تمام مسلمان خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ آپ ضلع ژوب صوبہ بلوچستان کے ایک معزز سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت ضلع کے مرکزی شہر فورٹ سنڈیمن میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت | ابتدائی تعلیم آپ نے اسی شہر میں پائی اور اپنے والد صاحب کے زیر سایہ بہترین تربیت پائی۔ ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ سنڈیمن سے اعلیٰ نمبروں میں میٹرک کیا اور حصول دینی تعلیم کی غرض سے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا۔ جو بلوچستان کے علماء طلباء اور دیگر مسلمانوں کی نگاہ میں سب سے بڑا دارالعلوم ہے۔ یہاں پر ابتدائی کتابیں شروع کیں اور انہیں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ جیسے علماء دین کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں دو سال گذارنے کے بعد مدرسہ نیوٹاؤن کراچی تشریف لے گئے اور وہاں مزید تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران جمعیت الطلباء اسلام کے اکثر اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ اور اس کے پروگراموں پر عمل پیرا رہے تقریباً دو سال کا عرصہ وہاں گزارنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم خانپور تشریف لائے۔ اور امیر جمعیت حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب مدظلہ کے زیر سرپرستی ایک سال کا عرصہ گزارا۔ اس کے بعد مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ چلے آئے۔ اور تعلیم پائی۔

تعلیم سے فراغت | گوجرانوالہ میں دورہ حدیث کر کے سند فراغ حاصل کیا۔ ترجمہ قرآن پاک امیر جمعیت سے خانپور میں کیا۔ اور سند دورہ تفسیر یہاں سے حاصل کی۔ مولانا صاحب ان سے بے لوث پیار محبت و شفقت کرتے تھے۔ اور مولانا شہیدؒ انکی بہت زیادہ خدمت کرتے تھے۔ ایک دفعہ

جب مولانا صاحب ہسپتال میں زیرِ علاج تھے، تو آپ ہی تین ماہ تک انکی خدمت کرتے رہے۔ اور انہوں نے ہدایت کر رکھی تھی۔ کہ مولانا شمس الدینؒ کے علاوہ میرے پاس خدمت کیلئے کوئی نہ آئے۔ محبت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب شہید ختمِ نبوت، ختمِ نبوت کی تحریک میں قید و بند کی صعوبتیں میوند کے پہاڑوں میں برداشت کر رہے تھے اور درخواستی صاحب فورٹ سنڈیمن تشریف لاتے تو انہوں نے ان کی والدہ کو کہلوا بھیجا کہ "مجھے اس دسترخوان میں روٹی، اس گلاس میں پانی، اس پلیٹ میں ترکاری، غرض ان کے برتنوں میں وہی کھانا جو مولاناؒ زیادہ پسند فرماتے اور کھاتے تھے بھیجیں۔" علاوہ ازیں انہوں نے حضرت درخواستی صاحب سے بیعت بھی کر لی تھی۔

**انتخابات میں حصہ** تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک سال تک جمعیت کے پروگراموں سے روشناس ہوتے رہے۔ چونکہ ان کی طبیعت شروع ہی سے جماعتی جدوجہد کی طرف مائل تھی۔ اس لئے جب ۱۹۷۰ء میں انتخابات کا اعلان ہوا، تو آپکی سرگرمی اور زیادہ بڑھی۔ دورانِ انتخابات جب ایک دفعہ فورٹ سنڈیمن میں جماعت اسلامی کیطرف سے جلسہ منعقد ہوا، تو آپ نے اس میں شانِ صحابہؓ زندہ باد جیسے نعرے لگائے۔ اور جلسہ بری طرح ناکام ہوا۔ بہرحال آپ کو صوبائی اسمبلی کے لئے جمعیت کا ٹکٹ ملا اور انہوں نے انتخابی مہم میں پوری سرگرمی سے حصہ لیا۔ ان کے مخالف کئی امیدواروں نے انہیں مقابلے سے دستبردار ہونے کیلئے قتل کی دھمکیاں دیں لیکن آپ نے جواب دیا۔ کہ جب تک مجھے امیرِ جمعیت دستبردار ہونے کیلئے نہیں کہے گا، میں الیکشن لڑوں گا، چاہے اس میں میری جان و مال کیوں نہ جائے۔ اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا کہ علماءِ حق صرف زبانی نہیں بلکہ باطل کے مقابلے کیلئے عملی طور پر تیار ہیں۔ غرض ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں شہیدؒ نے مخالفین کو شکست فاش دی اور صوبائی اسمبلی کی نشست جیت لی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پوشیدہ جوہر دکھانے اور اسلام کی خدمت کرنے کا ایک سنہری موقعہ عطا فرمایا۔ اب آپ علماءِ حق کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مخالفین کی آنکھوں کے خار بنے۔

**اہم کارنامہ** اس دوران ان کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے۔ کہ جب سبی میلہ (جو کہ نوابوں اور سرداروں کی ایک میٹنگ ہوتی ہے) گورنر ریاض حسین (جو کہ اس وقت بلوچستان کے فوجی گورنر تھے) کے زیرِ صدارت لگا۔ تو آپ نے بھی اس میں شرکت کی اور جب نماز کا وقت ہوا۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی۔ یہ دیکھ کر گورنر نے کہا کیا یہ آدمی دیوانہ ہو گیا ہے۔؟ بعد میں انہیں بتایا کہ یہ بلوچستان اسمبلی کا منتخب ممبر ہے۔ اور اذان دے رہا ہے۔ اس کے بعد مولانا مرحومؒ گورنر کے پاس آئے اور کہا۔ کہ اسلامی تعلیمات کے پیشِ نظر امامت کے فرائض آپ ہی انجام دیں گے۔ اس نے جواب دیا کہ مولانا صاحب

مجھے اپنی نماز نہیں آتی ؛ اور آپ امامت کروا رہے ہیں۔ انگریزوں کے زمانے سے جب سے یہ جرگہ شروع ہوا ہے۔ اس میں یہ پہلی اذان اور باجماعت نماز تھی۔

فریضہ حج | اس دوران اللہ تبارک تعالیٰ نے انہیں اپنے گھر کی زیارت کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی

ڈپٹی سپیکر اور امیر کا انتخاب | نیپ جمعیت کی مخلوط حکومت بننے پر آپ بلوچستان اسمبلی کے بلامقابلہ اور متفقہ طور پر ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئے ، بعد میں جمعیت کی تنظیم نو ہونے پر صوبائی امیر منتخب ہوئے ، اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ فرائض کی کثرت کے باوجود آپ کی فرض شناسی کی وجہ سے جمعیت نے ان کی قیادت میں کافی ترقی کی۔

تحریک ختم نبوت | ۱۳ر جولائی ۷۴ء ۱۹ کو فورٹ سنڈیمن شہر میں پتہ چلا کہ مرزائیوں نے یہاں یہ قرآن پاک کے تین ہزار تحریف شدہ نسخے تقسیم کئے ہیں۔ مجاہد ختم نبوتؒ نے اسے ہی فورٹ سنڈیمن سے رابطہ قائم کیا کہ رات کو چھاپہ مار کر تمام نسخے قبضہ میں لے لو اور مرزائیوں کو چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ضلع بدر کر دو ـــــ دوسری صبح یعنی ۱۴ر جولائی کو شہر میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مختلف قرار دادوں کے ذریعہ حکومت کے سامنے مذکورہ دو مطالبے پیش کئے گئے۔ بعد میں مطالبے پولیٹکل ایجنٹ کے سامنے پیش کرنے کیلئے لوگ جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے راستے میں ایک بہائی مذہب والے کو (جو کہ ایرانی تھا اس کی دکان کھلی تھی ، حالانکہ اسے سمجھایا بھی گیا تھا کہ وہ دکان بند کر دے جبکہ پورا شہر بند ہے۔) اپنی دکان میں نامعلوم افراد نے ہلاک کر دیا۔ پولیٹکل ایجنٹ نے مطالبے پورے کرنے کا وعدہ کیا بعد میں اس دن نو افراد کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے ، جس پر لوگ مشتعل ہوئے اور چھتیس ۳۶ افراد نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا ان میں مولانا شہیدؒ سرفہرست تھے۔ بعد میں مولانا صاحب کو دھوکہ دے کر باہر بلایا گیا۔ اور پھر واپس تھانے جانے نہ دیا۔

قیدیوں کی منتقلی | دو دن تک قیدیوں کو وہاں رکھنے کے بعد جب حکومت انہیں کسی دوسری جگہ منتقل کر رہی تھی ، تو تھانے سے دو سو گز ارد گرد کا علاقہ ممنوعہ قرار دیا۔ اور بورڈ لگایا گیا کہ ممنوعہ علاقہ میں داخل ہونے والے کیلئے گولی کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ مرد مجاہد موٹر میں چند اور افراد کے ہمراہ بورڈ پار کر کے اندر گئے۔ اور پوچھا کہ وہ قیدیوں کو کہاں لے جا رہے ہیں جب ڈی۔ آئی جی نے ان سے کہا کہ وہ کیوں ممنوعہ علاقے میں اندر آئے ہیں۔ اور پولیس کو حکم دیا۔ کہ وہ مولانا کو موٹر سمیت گرفتار کریں۔ جب پولیس نے گھیرا ڈالا تو آپ نے پستول نکال کر دی۔ آئی جی کو نشانہ بنانا چاہا۔ لیکن وہ بھاگ کر تھانے میں گھس گیا۔ اور آپ پولیس کے گھیرے کو چیرتے ہوئے باہر آئے اور جب قیدیوں کو فوج کی پانچ گاڑیوں

کی حفاظت میں شہر سے ! ہرکوئٹہ روڈ پہ روانہ کیا گیا۔ تو جیسا کہ ذیل میں ذکر ہے۔ کہ سڑکوں کی ناکہ بندی ہو چکی تھی۔ تو مولانا مرحوم نے چار اور حضرات کے ہمراہ ان کا پیچھا کیا۔ کہ لوگوں سے انہیں راستہ کھلوا دیں۔ لیکن فوج نے مولانا کو آگے جانے نہ دیا۔ اور جب انہوں نے آگے جانے کی کوشش کی تو کئی دفعہ فوج کو ان کی موٹر کے ٹائروں پر فائر کرنے کا حکم ہوا۔ لیکن موٹر چھوٹی ہونے اور ٹائر دکھائی نہ دینے کی وجہ سے وہ ان پہ فائر نہ کر سکی۔

**گرفتاری** | اسی رات یعنی ۷ ار جولائی کو انہیں گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک راستے سے باہر نکال کر ان سے باہر کہیں لے جانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن راستے کے غیور عوام نے انہیں اس منصوبہ میں ناکام کر کے چھوڑا، بعد میں انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعہ لے جایا گیا۔ اور حبس بے جا میں رکھا اور حکومت ان کی گرفتاری سے مسلسل انکار کرتی رہی ——— ادھر شہر میں تحریک ختم نبوت نے بہت زور پکڑا۔ بالآخر حکومت نے مجبور ہو کر مرزائیوں کو ضلع بدر کر دیا۔ اور یہ پاک مٹی مرزائیوں کے پلید قدموں سے نجات پا گئی۔ یہاں کے عوام نے ختم نبوت کی تحریک میں گرفتار ہونے والے قیدیوں کی رہائی کیلئے ایک ماہ اور چار دن کی زبردست تحریک چلائی، جسمیں تمام سڑکوں کی ناکہ بندی، شہر پہ اپنا پورا قبضہ، ٹریفک کی معطلی ایک سو باون گھنٹوں کی پانچ پانچ مجاہدوں کی بھوک ہڑتال جس میں بہتر گھنٹوں کی بھوک ہڑتال بھی شامل تھی۔ متواتر ایک ہفتے کی مکمل مثالی ہڑتال خاص طور پہ قابل ذکر ہے جسکی مثال تاریخ میں بہت کم ہی ملے گی۔ آخر کار شہر کے پندرہ معزز اور جید علماء کرام معتبرین شہر اور طلباء نے اڑتالیس گھنٹوں کی بھوک ہڑتال کی اور یہی اثر انداز ثابت ہوئی۔

**قومی اسمبلی میں تحریک التواء** | اسمبلی میں قائد جمعیت مولانا مفتی محمود نے تحریک پیش کی کہ کم از کم مجاہد کی لاش تو ورثاء کے حوالے کی جائے۔ لیکن وہاں انہیں تسلی دی گئی کہ وہ میوند میں محفوظ اور زندہ ہیں۔

**داخلی رٹ** | اس کے بعد ہائی کورٹ میں رٹ داخل کی گئی۔ دوسرے دن اس کی سماعت ہوئی حکومت تمام منصوبوں میں ناکام ہو کر پریشان ہو گئی۔

**رہائی** | تمام منصوبوں میں ناکامی کے بعد حکومت نے مولانا کو ایک ماہ گمنامی میں قید رکھنے کے ۱۷ اگست کو کوئٹہ کے ہوائی اڈے پر اتارا اور کہا کہ آپ آزاد ہیں۔

**قید میں حالات** | ان کا کہنا تھا کہ جب مجھے ہیلی کاپٹر کے ذریعے میوند پہنچایا گیا تو فوج جسکی تعداد آٹھ سو تھی کے محاصرے میں رکھا۔

**تبلیغ** | حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان چاہے۔ تو ہر جگہ دین کی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ

مجھ پہ پہلے چار دن تک فوج کے آٹھ افراد کا ایک دستہ تعیّن رہا۔ میں انہیں ہمیشہ تبلیغ کرتا۔ اور مظالم کے مختلف واقعات سناتا، جس سے فوجی ہمیشہ رو پڑتے۔ جب حکومت کو علم ہوا۔ تو پھر روزانہ نیا گارڈ سے آتی۔ لیکن میں نے پھر بھی تبلیغ کا سلسلہ بند نہ کیا۔ تو ایک دن فوج کے دستے نے مجھ سے کہا کہ آپ جو کچھ کرنا چاہیں۔ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ مزید یہ کہ جب ۱۴ اگست یعنی یوم پاکستان آیا۔ تو ایک آفیسر نے مجھ سے کہا کہ آج یوم پاکستان ہے۔ آپ پاکستان کی سلامتی کیلئے دعا کریں۔ میں نے کہا کہ اس قریبی گاؤں میں فوج سمیت چلے جائیں گے اور وہاں عوام سمیت مسجد میں دعائیں مانگیں گے۔ تو جب مسجد گئے۔ میں نے منبر پر بیٹھ کر تقریر شروع کی تو موجودہ حالات کی حقیقت واضح کر کے رکھ دی۔ اور خاص کر اپنی گرفتاری کے واقعات سنائے تو فوج اور عوام رونے لگے۔

**پیشکش** | ان کا کہنا تھا کہ مجھے وہاں پہ گورنر اور وزیراعلیٰ کیطرف سے مختلف پیغامات کے ذریعہ وزارت اعلیٰ، منہ مانگی مال و دولت اور عہدہ قبول کرنے کے بعد جو کچھ مرضی ہو۔ کرنے کی پیشکش کی گئی۔ لیکن اس مرد مجاہد نے جواب دیا کہ میں تو آج قیدی اور مجرم ہوں۔ ایک قیدی کیسے وزیراعلیٰ بن سکتا ہے۔ یہ کہہ کر تمام پیغامات مسترد کر دئیے۔ ایک دفعہ وزیراعلیٰ خود ان کے پاس گئے۔ لیکن انہوں نے ان کی باتوں پر کان نہ دھرا۔

**پریس کانفرنس** | رٹ کی سماعت سے ایک دن پہلے جب مولاناؒ رہا ہوئے۔ تو وہ عوام کے حالات معلوم کرنے کیلئے پہلے فورٹ سنڈیمن تشریف لائے۔ اور بعد میں رٹ کیلئے کراچی روانہ ہوئے وہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور ان تمام حالات کا پردہ چاک کر دیا۔ اور بلوچستان میں ایرانی فوج لڑنے اور ایرانی ہیلی کاپٹر استعمال ہونے کا انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا جس ہیلی کاپٹر میں مجھے میوند سے لایا گیا۔ وہ بھی ایرانی تھا اس کا نمبر بھی بتلایا اور پائلٹ جو کہ ایرانی تھا، کا نام بھی بتلایا۔

**دلی خواہش** | مولانا شہیدؒ کی ابتداہی سے یہ دلی خواہش تھی کہ ان کی جان و مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ گرفتاری کے بعد یہ جذبہ بہت زیادہ ہوگیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میوند کے پہاڑوں میں بھی وہ اس کا شدت سے انتظار کرتے کہ کب ان کی گردن پہ چھری چلائی جائے گی۔ اس خواہش کا ذکر وہ ہر جلسے جلوس میٹنگ اور گھر میں اکثر اوقات کرتے اور اس کے ساتھ مولانا عبدالحمیدؒ کا قصّہ دہراتے کہ جب انہیں انگریزوں نے قید کر دیا۔ تو ان کی ڈاڑھی مونڈھ لی اور بال دفن کر کے اس پر آگ جلائی آپ ایک دفعہ ہنسے اور پھر روئے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ہنسے اس لئے کہ ان کی ڈاڑھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوئی اور روئے اس لئے کہ ان کا سر کب قربان ہوگا۔

شہادت | آخر کار مجاہد ختم نبوت کی یہ دلی تمنا پوری ہوئی اور رجب ۱۳ مارچ ۷۷ء کو آپ کوئٹہ سے اپنی سرکاری کار میں فورٹ سنڈیمن تشریف لا رہے تھے۔ تو ظالم کے ظلم کا نشانہ بنے۔ اور جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---- اس وقت آپکی عمر انتیس سال تھی۔ مولانا شہیدؒ ایک نڈر، بیباک اور حق گو عالم دین تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی دین کی اشاعت اور اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے اپنے حسین اخلاق اور بہترین کردار کے باعث دنیا میں علماء حق کا سر بلند کر رکھا تھا۔ آپ ختم نبوت کے پروانے اور نوجوانانِ اسلام کے قافلے کے سالار تھے۔ اس لئے انہیں مجاہد ختم نبوت اور فخر نوجوانانِ اسلام کے القاب ملے تھے۔

مولانا مرحومؒ نے اپنے پیچھے سوگوار خاندان میں ایک والد بزرگوار، ایک ماں، ایک سوتیلی ماں، پانچ چھوٹے بھائی۔ چار بہنیں اور ایک بیوی چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومؒ کو اپنی جوار رحمت میں بلند درجوں سے نوازے اور پسماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔


خرابی ہضم

کارمینا کی ہاضم ٹکیوں کے استعمال سے اس کا ازالہ کیجئے

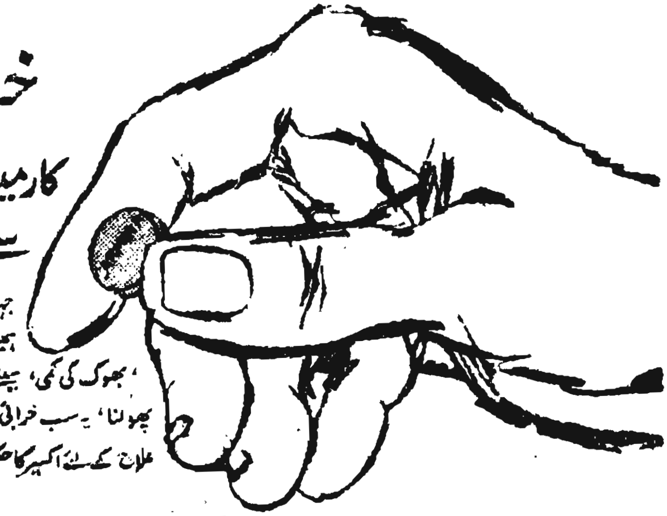

جہاں تک ہوسکے معدے کی خرابی سے بچئے۔ کارمینا ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ بدہضمی، قبض، معدے میں گیس، بھوک کی کمی، سینے کی جلن کھانے کے بعد طبیعت کا گر جانا اور پیٹ پھولنا، یہ سب خرابی ہضم کی واضح علامتیں ہیں۔ کارمینا ان کی اصلاح اور علاج کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

کارمینا

معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے
گیس سے نجات دلاتی ہے

ہمدرد دواخانہ (وقف)
کراچی لاہور راولپنڈی
ڈھاکہ چٹاگانگ